



سوال

(18) فن رجال کا علم کہاں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک شخص ایسا ہے جس کا تعلق دین اسلام سے ہے جب کہ وہ قرآن مجید اور اس کا ترجمہ و تشریح اور کتب احادیث مثلاً صحاح ستہ وغیرہ اور دینی لٹریچر کا اچھی طرح مطالعہ کرتا ہے لیکن وہ شخص عربی گرامر یعنی صرف و نحو اور اسماء الرجال کے فن سے پوری طرح واقف نہیں ہے اور وہ دعوت و تبلیغ کا شوق رکھتا ہے کیا ایسا شخص قرآن کی تفسیر (ابن کثیر) اور صحاح ستہ کی روشنی میں دعوت و تبلیغ کر سکتا ہے جب کہ بعض احباب کا کہنا ہے کہ ایسا شخص جو اسماء الرجال کے فن سے واقف نہیں وہ اس حدیث کا مصداق بن سکتا ہے

((من کذب علی متواقیما متعده من النار)) (صحیح بخاری و مسلم)

کیا یہ درست ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

صورت مسئلہ میں ایسا شخص دعوت و تبلیغ کر سکتا ہے کیونکہ دعوت و تبلیغ کے لیے اسماء الرجال کے فن سے واقف ہونا ضروری نہیں ہے کیونکہ دعوت و تبلیغ کے لیے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں اس طرح کی کوئی حد بندی وارد نہیں ہوئی بلکہ تھوڑا بہت علم رکھنے والا بھی اسلام کی تبلیغ کر سکتا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ارشاد فرمایا:

لَقَدْ خَيْرُ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَهُمْ مُؤْمِنُونَ ۗ لِلّٰهِ وُجُوهُ اَمْنٍ اٰمَلْنَ لِيُقِيَبَنَّ اَكْبَرُ ۗ لَقَدْ كَانَ خَيْرًا مِّنْ اُمَّةٍ مِّنْ قَبْلِهِمْ لَمَوْمِنُونَ وَاکْثَرُ نُبُوًّا ۗ فَهَٰذَا نَفْسُكَ ۗ (آل عمران: ۱۱۰)

”تم بہترین قوم لوگوں کے لیے پیدا کی گئی ہو تم بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو اور اگر تمام اہل کتاب بھی ایمان لے آتے ان کے حق میں تو بہتر تھا۔ ان میں سے تھوڑے ہیں جو ایمان لائے ورنہ اکثر نافرمان ہیں۔“

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے امت محمدیہ سے خطاب فرمایا ہے کہ تمہیں بہترین امت بنا کر پیدا کیا ہے کہ تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو برائی سے روکتے ہو اس آیت میں امت مرحومہ کی فضیلت بیان کی گئی ہے صرف اس وجہ سے کہ اس امت میں دعوت و تبلیغ کا کام موجود ہے۔ (اچھے کاموں کی تلقین کرنا اور برے کاموں سے روکنا) یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اس امت کے سب لوگ عالم نہیں ہیں اور نہ ہی ہو سکتے ہیں جب کہ اس امت کے کتنے ہی ایسے لوگ ہیں جو علم اور جاہل ہیں بلکہ اکثریت ایسے لوگوں کی ہے جو علم سے نا آشنا اور ناواقف ہیں تبلیغ کا اصل معنی یہ ہے کہ ہر اچھے کام کا حکم دینا اور برائی سے روکنا یہ ہر مسلمان کا فریضہ ہے۔ ہر شخص بغیر علم کے تبلیغ کر سکتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ایسا حکم ارشاد ہوا ہے:



((عن عبد الله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي صلى الله عليه وسلم قال بلغوا عني ولو آتوا)) صحیح البخاری کتاب احادیث الایماء رقم الحدیث: ۳۴۶۱۔

”سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے جو سنو اسے آگے پہنچاؤ اگرچہ ایک ہی آیت کیوں نہ ہو، یعنی رسول اللہ ﷺ سے جس نے بھی جو رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ دوسروں تک پہنچائے۔“

ایک اور حدیث میں اس طرح کا حکم ارشاد ہوا ہے :

((الابلیغ الطباہ العاتب او ما قال علیہ السلام)) صحیح البخاری کتاب المغازی رقم الحدیث: ۴۴۰۶

جہہ الوداع کے موقع پر رسول اللہ ﷺ نے ہر عام و خاص سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا اے لوگو! میری اس نصیحت کو جو لوگ حاضر ہیں غیر حاضر تک پہنچائیں اسلام کے پھیل جانے کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے عرصہ قلیل میں تمام دنیا تک پہنچ کر بے مثال ترقی کی جس کا اصل سبب بھی یہی ہے کہ جو بھی صحابی رسول اللہ ﷺ سے سنتا تھا کہ اس کو بعینہ دوسروں تک بغیر کسی تاخیر کے پہنچا دیتا تھا۔

پھر آج کل کے مسلمانوں کی تنزلی (پستی) کا سبب بھی یہی ہے کہ جو انہوں نے اپنا فریضہ تبلیغ ترک کر دیا ہے برعکس اس کے جو تھوڑی بہت تبلیغ کرتا ہے تو اس شخص سے مذاق کی جاتی ہے رب کریم ہمیشہ ہم مسلمانوں کی ہدایت فرمائے اور ہماری خطاوں اور لغزشوں کو معاف فرمائے۔ آمین!

آخر میں ایک اور آیت بھی پیش کی جاتی ہے جس میں تبلیغ کا حکم وارد ہے :

وَتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ (آل عمران: ۱۰۴)

”تم میں بھی ایسی جماعت ہونی چاہیے جو لوگوں کو اسلام کی طرف بلائی رہے اور نیکی کا حکم دیتی رہے براہیوں سے روکتی رہے اور یہی کامیاب لوگ ہیں۔“

حدیث احمدی والحمد للہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدہ

صفحہ نمبر 116

محدث فتویٰ